فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

کیا کہوں لطفِ مئے اہل قلم مَست و بے خود ہیں نئے اہل قلم
اے قلم اٹھ از پئے اہل قلم اک نظر سے دَب گئے اہلِ قلم
رعب طاری ہے جو حسنِ یار کا

جو بھی ہے اشراف وہ محروم ہے جو بھی دانشمند ہے معدوم ہے
ہر طرف جو حال ہے معلوم ہے غنڈہ گردی کی نرالی دھوم ہے
دور یہ کب حق کے ہے اظہار کا

فی زمانہ ہر ستمگر شاد شاد فی زمانہ ہر طرف فتنہ فساد
پاسِ عزت ہے نہ پاسِ اعتقاد دوستوں کی دشمنی آتی ہے یاد
کِس زباں سے شکوہ ہو اغیار کا

گمراہوں کو راہ پہ لانا چاہیے یوں کسی کا دل لُبھانا چاہیے
کچھ تو حُسنِ فن دکھانا چاہیے اک نہ اک دِلبر بنانا چاہیے
رنگ ہے نِکھرا جمالِ یار کا

صفحۂ ہستی سے ہوتا ہے عیاں ہے ترقی کا یہی رازِ نہاں
آئے دن ہے کیا تعارف کا بیاں زینتِ خواہش ہے تصویرِ بتاں
نرخ بالا ہو نہ کیوں اخبار کا

دل غلط ہے سر غلط ہے یا غلط رہ غلط رہ رو غلط ایما غلط
جا غلط، محفل غلط شرکاء غلط ابتدا تا انتہا املا غلط
ریزہ چینِ مغربی دربار کا

آ گیا مسلم پہ ہے ایسا زوال جسکو دیکھو ہے وہی آشفتہ حال
اب وہ صابر ہیں کہاں اہلِ کمال اس خلا کا نام ہے قحط الرجال
کوئی دانشور نہیں کِردار کا

(محترم عبدالکریم صابر (ڈیرہ اسماعیل خان)